روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعرات 7 جولائی 2005ء 29 جمادی الاول 1426 ہجری 7 وفا 1384 ھش جلد 55-90 نمبر 151

نماز کے لئے نکلتے وقت کی دعا

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے گھر سے نماز کے لئے نکلتے وقت یہ دعا سکھائی۔

اے اللہ میں تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری رضامندی کے حصول کی خاطر نکلا ہوں۔ میں تجھ سے عرض کرتا ہوں کہ اپنی رحمت سے مجھے آگ سے بچالے۔

(ابن ماجه كتاب المساجد باب المشى الٰى الصلوٰة حديث نمبر:770)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تبدیلی اور اصلاح کس طرح ہو؟ اس کا جواب وہی ہے کہ نماز سے جو اصل دعا ہے۔ قرآن شریف پر تدبّر کرو اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اُس کی تعلیم اُس زمانہ کے حسب حال ہوتو ہو۔ لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دُور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔

پھر تیسری بات جو (۔) کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو رُوح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نری رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

ایسا ہی حج بھی ہے۔ حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ منہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ سمجھنا چاہئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبت الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اُسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پرواہو، نہ عزیز و اقارب سے جدائی کا فکر ہو۔ جیسے عاشق اور مُحبّ اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔ جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے۔ یہ ایک باریک نکتہ ہے۔ جیسا بیت اللہ ہے، ایک اس سے اوپر بھی ہے۔ جب تک اس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔ اس کا طواف کرنے والوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہئے جو یہاں دیکھتے ہو کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح اس کا طواف کرنے والوں کو چاہئے کہ دنیا کے کپڑے اتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشق الٰہی کی نشانی ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ گویا مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے اور کوئی غرض باقی نہیں۔

اسی طرح پر زکوٰۃ ہے۔ بہت سے لوگ زکوٰۃ دے دیتے ہیں مگر وہ اتنا بھی نہیں سوچتے اور سمجھتے کہ یہ کس کی زکوٰۃ ہے۔ اگر کُتّے کو ذبح کر دیا جاوے یا سؤر کو ذبح کر ڈالو تو وہ صرف ذبح کرنے سے حلال نہیں ہو جائے گا۔ زکوٰۃ تزکیہ سے نکلی ہے۔ مال کو پاک کرو اور پھر اس میں سے زکوٰۃ دو۔ جو اس میں سے دیتا ہے اُس کا صدق قائم ہے لیکن جو حلال حرام کی تمیز نہیں کرتا وہ اس کے اصل مفہوم سے دور پڑا ہوا ہے۔ اس قسم کی غلطیوں سے دستبردار ہونا چاہئے اور ان ارکان کی حقیقت کو بخوبی سمجھ لینا چاہئے تب یہ ارکان نجات دیتے ہیں ورنہ نہیں اور انسان کہیں کا کہیں چلا جاتا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ فخر کرنے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا کوئی اَنفسی یا آفاقی شریک نہ ٹھہراؤ اور اعمالِ صالحہ بجالاؤ۔ مال سے محبت نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(۔)(آل عمران : 93) یعنی تم بِر تک نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ مال خرچ نہ کرو جس کو تم عزیز رکھتے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو اپنا اسوہ بناؤ اور دیکھو کہ وہ زمانہ تھا جب صحابہؓ نے نہ اپنی جان کو عزیز سمجھا نہ اولاد اور بیویوں کو۔ بلکہ ہر ایک ان میں سے اس بات کا حریص تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں شہید ہو جاؤں۔ تم حلفاً بیان کرو کیا تمہارے اندر یہ بات ہے؟ جب ذرا سا بھی ابتلا آجاوے تو گھبرا جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ہی کی شکایت کرنے لگتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102 جدید ایڈیشن)

مدرسۃ الحفظ طلباء میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ طلباء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2005ء کیلئے درخواست وصول کرنے کی آخری تاریخ 21 جولائی 2005ء ہے۔ والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچہ کے داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔

☆ نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر (اگر ہوتو)

☆ برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

☆ پرائمری پاس سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

☆ درخواست پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت: ☆ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 مارچ 2005ء تک اس کی عمر ساڑھے گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔ ☆ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

☆ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو: ☆ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 6۔اگست صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

☆ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 7۔اگست صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 5۔اگست کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کیلئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کر لیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ: کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 10۔اگست 2005ء کو صبح 9:00 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی تدریس کا آغاز مورخہ 16۔اگست سے ہوگا حتمی داخلہ ایک ماہ کی تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
پوسٹ کوڈ:35460 فون:047-6212473
فون مدرسۃ الحفظ طلباء:047-6213322

مشعل راہ

روحانی انقلاب

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق بعض لوگوں نے لکھا ہے گو تاریخی طور پر مجھے معلوم نہیں۔ مگر صوفیاء کہتے ہیں کہ خلافت کے پہلے دن جب آپ خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو خطبہ مسنون الفاظ پڑھ کر بیٹھ گئے۔ صوفیاء کہتے ہیں۔ اس وقت ان کا اس طرح خموش بیٹھ جانا ہی خطبہ تھا۔ گویا ان کی وہ جو خموشی تھی وہی خطبہ تھا تو بعض اوقات خموشی بھی خطبہ ہو جاتی ہے۔ اور اس کا اتنا اثر ہوتا ہے جو بڑے لیکچر کا نہیں ہوتا۔ دراصل خطبات کی بڑائی اور عظمت ان کی لمبائی کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اس اخلاص کی وجہ سے ہوتی ہے جس سے سنانے والا سنائے اور سننے والا سنے۔ اگر سنانے والا اخلاص سے سنائے اور سننے والا قبول کرنے کے لئے سنے تو چھوٹی بات بھی بہت بڑا اثر کرتی ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو بڑے سے بڑا لیکچر بھی کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

صوفیاء نے لکھا ہے کہ ایک شخص تھا جو کئی قسم کی برائیوں اور بدکاریوں میں مبتلا تھا اسے بڑی نصیحتیں کی گئیں مگر وہ یہی کہے کہ نادان ہیں وہ لوگ جو دنیاوی چیزوں کو عیش و عشرت کے لئے استعمال نہیں کرتے۔ ایک دن وہ گلی میں سے گزر رہا تھا کہ ایک آدمی قرآن کریم پڑھ رہا تھا اس وقت اس کے کان میں یہ آیت پڑی۔ (۔) کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ مومنوں کے قلوب ڈر جائیں۔ اس آیت کا یک لخت اس پر اثر ہوا۔ اور اس نے اس کی حالت کو بدل ڈالا۔ تو لمبے لمبے وعظ، طول طویل لیکچر، اور عجیب عجیب نکتے، تو اس کے لئے کچھ بھی مفید نہ ہوئے۔ مگر ایک شخص جو اپنے طور پر آیت پڑھ رہا تھا۔ اور ادھر سے یونہی گزر رہا تھا اس کا ایسا اثر ہوا کہ اس میں تاب مقاومت نہ رہی اور اس کی یک لخت اصلاح ہوگئی۔ (خطبات محمود جلد دوم ص 75)

گر کرے معجز نمائی ایک دم میں نرم ہو
وہ دلِ سنگیں جو ہووے مثلِ سنگِ کوہسار

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد منور خان صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں خاکسار کے خسر محترم پروفیسر ناصر احمد صاحب آف پشاور، حال فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ 2 جولائی 2005ء کو شیخ زاید ہسپتال لاہور میں گردوں کے فیل ہونے کے باعث بعمر 73 سال انتقال کر گئے۔ مورخہ 3 جولائی 2005ء کو بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کرائی۔ مرحوم نے لمبا عرصہ مختلف عہدوں پر خدمت دین کی توفیق پائی۔ آپ بہت ملنسار اور خلافت سے والہانہ محبت کرنے والے تھے۔ آپ میاں سراج الدین صاحب مرحوم (سابق منادی مینارہ بیت اقصیٰ قادیان) کے بیٹے اور محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مرحوم مربی سلسلہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم مبشر احمد خالد صاحب یو کے اور چار بیٹیاں مکرمہ مبارکہ حیدر صاحبہ زوجہ مکرم حیدر قریشی صاحب جرمنی، مکرمہ غزالہ اجمل صاحبہ زوجہ مکرم اجمل پاشا صاحب جرمنی، مکرمہ ڈاکٹر عائشہ خان صاحبہ اہلیہ محمد منور خان لاہور، مکرمہ بشریٰ ہما صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الرحمٰن بھٹی صاحب لندن۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ وحیدہ بشیر صاحبہ زوجہ بشیر احمد شاہد صاحب کراچی چھ ماہ قبل وفات پا چکی ہیں۔ مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ایک افسوسناک سانحہ

مکرم انعام گوندل صاحب طالب علم مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی عزیزم ظفر اللہ احتشام ابن مکرم حمید احمد گوندل صاحب مرحوم عمر 16 سال جو وقف نو کی تحریک میں شامل تھے، چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا کے وفد کے ہمراہ زیارت مرکز کیلئے ربوہ آئے۔ دوستوں کے ساتھ دریائے چناب پر نہاتے ہوئے مورخہ 21 جون 2005ء کو ڈوب کر وفات گئے۔ ان کی میت اگلے روز ملی جسے آبائی گاؤں چک 99 شمالی لے جایا گیا جہاں مکرم فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ عزیزم ظفر اللہ احتشام حضرت غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم محمود احمد مبشر صاحب درویش قادیان کے نواسے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کی والدہ کو خاص طور پر اور دیگر گھر والوں کو اس سانحہ پر صبر کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

(وکالت وقف نو ربوہ)

نکاح و تقریب شادی

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے مکرم مرزا اعتراف احمد صاحب ابن مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ محترمہ ماریہ باسط صاحبہ بنت مکرم کرنل (ر) عبدالباسط صاحب لاہور کینٹ مورخہ 24 جون 2005ء کو بمقام دارالذکر لاہور مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بعوض حق مہر تین لاکھ روپے پڑھایا بعد میں آپ نے ہی دعا کروائی۔ مورخہ 25 جون 2005ء علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے برات شادی ہال سروس کلب لاہور کینٹ گئی۔ اور محترمہ ماریہ باسط صاحبہ کو دعاؤں سے رخصت کیا مورخہ 26 جون 2005ء کو شادی ہال لاہور کینٹ میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے دعا کروائی۔ عزیزم مرزا اعتراف احمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ عزیزم مرزا اعتراف احمد صاحب مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ پتو کی کے پوتے اور حضرت دین محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ جبکہ محترمہ ماریہ باسط صاحبہ مکرم عبدالمنان صاحب سابق صدر حلقہ دارالذکر لاہور کی پوتی اور مکرم میجر عبدالقادر صاحب مرحوم ربوہ کی نواسی ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کیلئے بہت ہی بابرکت کرے۔ آمین

دعائے نعم البدل

مکرم حافظ کرامت اللہ ظفر صاحب طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں مکرم بشیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 21 جون 2005ء کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا۔ بچہ مورخہ 22 جون 2005ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل سے نوازے اور خدا کی رضا پر راضی رکھے۔ آمین

درخواست دعا

عزیزم مبرور احمد عمر 6 سال ابن مکرم قمر احمد عامر صاحب لاہور بوجہ یرقان شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

تعارف و تبصرہ

سوانح فضل عمر حصہ اوّل تا پنجم

(قسط دوم)

نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جانا

1914ء سے شروع ہونے والا مبارک دور خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ کامیابی و کامرانی کی عظیم منزلیں طے کرتے ہوئے برابر آگے بڑھتا گیا۔ نصف صدی کی اس خوشگوار اور ایمان افروز داستان میں بعض نہایت مشکل اور کڑے وقت بھی آئے۔ خلافت ثانیہ کے بابرکت دور کے آغاز ہی میں قادیان سے تعلق منقطع کرنے والوں نے قادیان کی بعض عمارتوں کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ ہم نے یہ عمارتیں خدمت دین کے لئے بنائی تھیں مگر جلد ہی ان پر عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ ایک اور طرف سے یہ آواز گونجتی ہوئی سنائی دی کہ جماعت کی اکثریت تو ہمارے ساتھ ہے۔ اقلیت جلد ہی ختم ہو جائے گی۔ اس سے بھی بڑھ کر ایک بھاری بھرکم آواز یہ کہتے ہوئے سنی گئی کہ مینارۃ المسیح کی اینٹیں دریائے بیاس میں بہادی جائیں گی اور قادیان سے احمدیت کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے گا۔ بعض لوگوں نے اپنی اس خوش فہمی کی بناء پر اپنے نام کے ساتھ "فاتح قادیان" لکھنا شروع کر دیا۔ ان شدید ترین مخالفتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے احیاء دین اور قیام شریعت کی خوشنما کونپل آہستہ آہستہ زمین میں مستحکم ہوتی گئی۔ اس کی جڑیں مضبوط اور اس کا تنا اور پھل پھول بڑھتے اور پھیلتے چلے گئے افریقہ کے متعدد ممالک، امریکہ کی متعدد ریاستیں، یورپ کے متمدن و مہذب ممالک ایشیا اور آسٹریلیا کے مختلف مقامات احمدیہ خدمات سے استفادہ کرنے لگے۔ بیرونی ممالک میں تحریک جدید پھلنے پھولنے لگی۔ اندرون ملک اصلاح و ارشاد اور وقف جدید کا اصلاحی جال طائران قدس کو اپنی طرف مائل کرنے لگا۔ مخالفوں کی مخالفتیں ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا ہوتی چلی گئیں اور احمدیت اپنے نیک اثرات دنیا بھر میں پھیلانے لگی۔ حضرت فضل عمر کا قائم شدہ نظام جس کی آپ نے لمبا عرصہ خود نگرانی اور حفاظت فرمائی قدرتی اور طبعی طریق سے ہمہ جہتی ترقی کرنے لگا اور احمدیت کا ہر آنے والا دن پہلے دن سے بہتر حالت پر طلوع ہوا۔ حضرت فضل عمر طبعی و بشری تقاضوں کے مطابق عمر کے آخری حصہ میں بیمار ہوگئے۔

حضرت فضل عمر نے تحریر فرمایا:۔

"اے میرے خدا جو میرا حقیقی باپ اور آسمانی باپ ہے مجھے اپنے بچوں کی فکر نہیں ہے کہ وہ یتیم رہ جائیں گے۔ مجھے اس کی فکر ہے کہ وہ جماعت جو سینکڑوں سال بعد تیرے مامور نے بنائی تھی وہ یتیم رہ جائے گی۔"

(الفضل 22 مارچ 1955ء)

1953ء کے قاتلانہ حملہ اور 1955ء میں اعصابی کمزوری گھبراہٹ وغیرہ کے دورہ کے بعد ڈاکٹروں نے حضرت فضل عمر کو بغرض علاج اور آرام یورپ یا امریکہ جانے کا مشورہ دیا 23 مارچ 1955ء کو سفر یورپ کے لئے قصر خلافت ربوہ سے روانہ ہوئے اور علاج کے بعد 5 ستمبر 1955ء کو حضور انور بخریت کراچی واپس تشریف لائے اور آپ کی صحت عارضی طور پر بحال ہونی شروع ہوئی 1957ء میں آپ نے مجلس مشاورت کے تمام اجلاسات کی صدارت فرمائی اسی طرح 1960ء تک آپ نے جلسہ سالانہ پر تقاریر فرمائیں۔ 1961ء، 1962ء کے جلسہ سالانہ پر حضور کی تقاریر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے پڑھ کر سنائیں۔ جلسہ سالانہ 1963ء اور 1964ء پر حضرت فضل عمر کے پیغامات حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھ کر سنائے۔ 8 نومبر 1965ء کو حضرت فضل عمر کی آخری بیماری کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع) نے فرمایا۔

"ہمارے نہایت ہی پیارے امام میرے محبوب روحانی اور جسمانی باپ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کی بیماری کے آخری چند لمحات کی یاد ایک نہ مٹنے والا نقش ہے...... تمام اعزاء اور اقرباء بھی سب اردگرد اکٹھے تھے۔ سب کے ہونٹوں پر دُعائیں تھیں اور سب کی نظریں اس مقدس چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ سانس کی رفتار تیز تھی اور پوری بے ہوشی طاری تھی چہرے پر کسی قسم کی تکلیف یا جدوجہد کے آثار نہ تھے۔ میں نے کسی بیمار کا چہرہ اتنا پیارا اور ایسا معصوم نظر آتا ہوا نہیں دیکھا۔ میں نہیں جانتا کہ اس حالت میں ہم کتنی دیر کھڑے رہے اور سانس کی کیفیت میں وہ کیا تبدیلی تھی جس نے ہمیں غیر معمولی طور پر چونکا دیا...... میں نے سورہ یٰسین کی تلاوت شروع کردی...... سورہ یٰسین کی تلاوت کے دوران ہی میں سانس کی حالت اور تشویشناک ہو چکی تھی اور تلاوت کے اختتام تک زندگی کی کشمکش کے آخری چند لمحے آپہنچے تھے...... تقریباً بیس منٹ کے بعد حضور کو اپنے آسمانی آقا کا آخری بلاوا آگیا اس وقت کا منظر اور کیفیت ناقابل بیان ہیں۔ ہم نے آسمان سے صبر اور سکینت کو اپنے قلوب پر نازل ہوتے ہوئے دیکھا۔ اور یوں محسوس ہوا جیسے ضبط و تحمل کی باگ ڈور فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے۔ آنکھوں سے آنسو ضرور جاری تھے اور دلوں سے دعائیں بھی بدستور اُٹھ رہی تھیں مگر سب دل کامل طور پر راضی برضا اور سب سر اپنے معبود، خالق و مالک کے حضور جھکے ہوئے تھے۔ ہم ٹکٹکی لگا کر اسی طرح خدا جانے کب تک اس پیارے چہرے کی طرف دیکھتے رہے جسے موت نے اور بھی زیادہ معصوم اور حسین بنا دیا تھا" (سوانح فضل عمر جلد چہارم صفحہ 532 تا 535)

8 نومبر 1965ء کو یہ دور تکمیل کو پہنچا۔ اس دور کی غیر معمولی کامیابیوں کے پس پردہ یقیناً خدائے قادر و توانا کا مضبوط ہاتھ تھا۔ سوانح فضل عمر حصہ چہارم صفحہ 543 تا 545 میں حضرت فضل عمر کی حیات طیبہ پر ایک نظر ڈالی گئی ہے۔

سوانح کے زیر نظر جلدوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زندگی کے مختلف ادوار کا کسی قدر احاطہ کیا گیا ہے۔ تاہم اس فدائی ملت کے کارنامے مرور زمانہ کے ساتھ مدہم ہونے کی بجائے زیادہ نمایاں ہوتے چلے جائیں گے اور اس موضوع پر تحقیق و تحریر کا کام بھی ہمیشہ جاری رہے گا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو

مٹ جاؤں میں تو اس کی پروا نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

(کلام محمود)

حضرت مصلح موعود کی سیرت مبارکہ کا احاطہ کرنا سہل نہیں ہے۔ سوانح فضل عمر جلد پنجم جس کی اشاعت 2004ء میں ہوئی میں آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور 565 صفحات پر مشتمل اس جلد میں سیرت مصلح موعود کے نمایاں پہلوؤں کی بعض مثالیں دی گئی ہیں۔ جن میں محبت الٰہی عشق رسول، قبولیت دعا، مخالفوں سے حُسن سلوک، آپ کا علمی ذوق، تربیت کے انداز، مہمان نوازی، خدمت خلق، حضور کے بعض سفروں کے واقعات، حضور کے بعض خطوط پر اور بعض دیگر حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ محنت کی عادت۔ عائلی زندگی حضرت فضل عمر کی شادیوں اور اولاد کی تفصیل دی گئی ہے اور زندگی کے بعض دوسرے دریچے کھولے گئے ہیں۔ آپ کی حیات مبارکہ اور سیرت طیبہ احباب جماعت کے لئے روشنی کا مینار ہے۔ جس سے ہم اپنی منزل کا تعین کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مشعل راہ سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی سیرت کے نور سے ہمارے سینے روشن کردے۔ آمین

سوانح فضل عمر جلد پنجم میں حضرت فضل عمر کی حیات مبارکہ سے متعلق مختلف ادوار کی 120 نادر اور نایاب تصاویر شامل کی گئیں ہیں جنہیں ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن نے انتہائی کوشش اور محنت سے اکٹھا کیا ہے۔ نیز حضرت فضل عمر کی ایک نادر تحریر کا عکس بھی شامل کیا گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تحریر فرماتے ہیں۔

"اے عزیزو! اب میں اپنے خط کو ختم کرتا ہوں مگر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صاف کپڑے کی نگہداشت کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے میلے پر اور میل بھی لگ جائے تو اس کا پتہ نہیں لگتا۔ پس اپنے آپ کو صاف رکھو تا قدوس خدا تمہارے ذریعہ سے اپنے قدس کو ظاہر کرے اور اپنے چہرہ کو بے نقاب کرے۔ اتحاد، محبت، ایثار، قربانی، اطاعت، ہمدردیٔ بنی نوع انسان، عفو، شکر، احسان اور تقویٰ کے ذریعہ سے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کا ہتھیار بننے کے قابل بناؤ۔ یاد رکھو تمہاری سلامتی سے ہی آج دین کی سلامتی ہے اور تمہاری ہلاکت سے ہی دین کی ہلاکت۔ دُنیا تم کو تباہ کرنے کی کوشش کرتی ہے مگر مجھے اس کا فکر نہیں۔ اگر تم خدا کو ناراض کرکے خود اپنے آپ کو ہلاک نہ کرلو تو دُنیا تم کو ہلاک نہیں کرسکتی کیونکہ خدا نے تم کو بڑھنے کے لئے پیدا کیا ہے نہ ہلاک ہونے کے لئے۔"

(الحکم 14 اگست 1924ء)

آئندہ نسلوں کی تربیت و راہنمائی بھی حضور کے مدنظر تھی اس کے متعلق ایک اور موقع پر فرمایا:۔

"اس میں شک نہیں کہ بعض امور ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے متعلق ہزار سال قبل بھی غور کرنا ضروری ہوتا ہے مثلاً ابھی ہمیں حکومت نہیں ملی مگر اس کے قواعد اور طریق نظم و نسق کے متعلق میری کتابوں میں بحثیں موجود ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود سے ہمیں جو نور ملا ہے اسے بعد میں آنے والوں کی نسبت ہم زیادہ اچھی طرح پیش کرسکتے ہیں اور چونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اس لئے ہم اسے پیش کرتے رہتے ہیں تا آئندہ نسلوں کو فائدہ پہنچ سکے۔ کیونکہ اس بارہ میں وہ ہماری رہنمائی کی بہت زیادہ محتاج ہیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1940ء صفحہ 32)

خدا تعالیٰ نے حضرت فضل عمر کو ایسی کامیاب زندگی سے نوازا جو دُنیا میں بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے حضور اپنی زندگی کے گزرے ہوئے ایام کو ذہن میں لاتے ہوئے بطور تحدیث نعمت فرماتے ہیں:۔

"خدا نے ایک ایک کرکے مجھے سچائیوں کے قائم کرنے کا موقع دیا ہے۔ ایک منٹ کے لئے بھی میں شبہ نہیں کرسکتا کہ مجھ سے ان معاملات میں غلطیاں ہوئی ہیں۔ بلکہ خواہ مجھے ایک کروڑ زندگیاں دی جائیں اور ایک کروڑ دفعہ مر کر میں پھر اس دنیا میں واپس آؤں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ میں پھر بھی اسی طرح ان صداقتوں کی تائید کروں گا جس طرح گزشتہ زندگی میں کرتا رہا ہوں میرے لئے سب سے بڑا فخر یہی ہے کہ

حضرت مسیح موعود کی وہ تعلیمیں جنہیں بعض لوگ مٹانے کی فکر میں تھے، جنہیں بعض لوگ دبانے کی فکر میں تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو میرے ذریعہ زندہ کیا۔...........

اللہ تعالیٰ اپنے کام کے لئے آسمان سے نہیں اترتا وہ اپنے کسی بندے کے ہاتھ کو ہی اپنا ہاتھ قرار دیتا اور اپنے کسی بندے کی زبان کو ہی اپنی زبان قرار دے دیتا ہے۔ تب اُس کا ہاتھ جو کچھ کرتا ہے وہ درحقیقت خدا ہی کرتا ہے اور اُس کی زبان جو کچھ کہتی ہے وہ درحقیقت خدا ہی کہہ رہا ہوتا ہے پس مجھے خوشی ہے کہ اس ہاتھ کے بلند کرنے کے لئے خدا نے اپنے فضل سے مجھے چن لیا اور جو کچھ وہ عرش سے کہہ رہا تھا سے اس نے میرے ذریعہ سے دنیا میں پھیلایا اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم کو ایسے طور پر قائم کر دیا کہ ان مسائل کے متعلق دشمن اب کسی طرح حملہ نہیں کر سکتا۔"

(الفضل 12 جون 1944ء صفحہ 3)

ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں:-

"جب میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا، جب لوگ میرے کاموں کی نسبت ٹھنڈے دل سے غور کر سکیں گے، جب سخت دل سے سخت دل انسان بھی جو اپنے دل میں شرافت کی گرمی محسوس کرتا ہوگا ماضی پر نگاہ ڈالے گا، جب وہ زندگی کی ناپائیداری کو دیکھے گا اور اس کا دل ایک نیک اور پاک افسردگی کی کیفیت سے لبریز ہو جائے گا اس وقت وہ یقیناً محسوس کرے گا کہ مجھ پر ظلم پر ظلم کیا گیا اور میں نے صبر سے کام لیا حملہ پر حملہ کیا گیا لیکن میں نے شرافت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور اگر اپنی زندگی میں مجھے اس شہادت کے سننے کا موقع میسر نہ آیا تو میرے مرنے کے بعد بھی یہ گواہی میرے لئے کم لذیذ نہ ہوگی۔ یہ بہترین بدلہ ہوگا جو آنے والا زمانہ اور جو آنے والی نسلیں میری طرف سے ان لوگوں کو دیں گی اور ایک قابل قدر انعام ہوگا جو اس صورت میں مجھے ملے گا۔"

(انوار العلوم جلد 10 صفحہ 323)

سوانح فضل عمر کے اس تعارف کو حضور کے ہی الفاظ پر ختم کیا جاتا ہے۔

"پس میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی عظمت اور اپنے جلال اور اپنی بے انتہاء قدرتوں کا مظہر بنادے اور اس کی شان اور عظمت تمام دنیا اور اس کے ہر گوشہ میں ظاہر ہو اور خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے لئے اور اس کے دین کی خاطر اپنا سب کچھ اس کی راہ میں قربان کر دیں اور ہماری نسلوں کو بھی توفیق عطا فرمادے اور کوئی وسوسہ ہمیں اس سے جدا نہ کر سکے۔ وہ ہمارا ہو اور ہم اس کے ہو جائیں اللّٰھُمّ اٰمین"۔ (الفضل 3 جنوری 1925ء ص 11)

میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو
ظلمتِ رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہر انوار درخشندہ رہے شام نہ ہو

(مرتبہ: حبیب الرحمان زیروی)

کنفیوشس
عظیم چینی فلاسفر

ان کے نظریات نے چینی عوام کے اعتقادات پر گہرے اثرات مرتب کئے

مکرم انیس احمد ندیم صاحب

> حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
> "ہر قوم اور ہر زمانے میں ایسے لوگ گزرے ہیں جنہوں نے کہا کہ خدا مل گیا...... چین میں کنفیوشس ایسے ہی بزرگ گزرے ہیں۔"
> (عرفان الٰہی اور محبت باللہ کا عالی مرتبہ۔ انوار العلوم جلد 11 ص 222)

تقریباً پانچ سو سال قبل مسیح میں جنم لینے والے کنفیوشس، تاریخی ریکارڈ کے مطابق وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے چینی عوام کو ایک ضابطہ اخلاق اور بعض بنیادی عقائد سے روشناس کروایا۔ آپ کا پیش کردہ فلسفہ انفرادی اصلاح اور ایک خاص حکومت کے تصور پر مبنی ہے جو عوام کی خدمت کو اپنا شعار بناتی ہے اور اپنی اخلاقی برتری کے جواز پر ہی عوام پر حکمرانی کرتی ہے جسے وہ حاکم ایک امانت سمجھ کر ادا کرتا ہے۔

کنفیوشس چین کی ایک چھوٹی سی ریاست لیو (LU) میں 551 قبل مسیح میں پیدا ہوئے۔ یہ ریاست شمالی چین میں موجودہ شان تنگ (Shandong) صوبے میں واقع ہے۔

آپ کے والد جو کہ "لیو" کے کمانڈر تھے۔ آپ کے بچپن میں ہی وفات پا گئے اور آپ کو گھریلو ذمہ داریوں کا بوجھ بھی اٹھانا پڑا۔ اوائل جوانی میں ہی اس باصلاحیت جوان کو ریاست میں ایک عمدہ اور باعزت عہدہ ملا لیکن بعض درباری سازشوں کے نتیجہ میں یہ ملازمت بھی ختم ہوئی اور ریاست سے جلاوطن کر دیئے گئے۔

جلاوطنی کا یہ تقریباً پندرہ سالہ دور ان کی زندگی کو ایک نیا رخ دے گیا یہ وقت انہوں نے اپنے اخلاقی فلسفہ کے پرچار میں گزارا اور عوام کے ایک اچھے خاصے گروہ کو اپنا ہم خیال اور ہم نوا بنا لیا۔ اس دوران انہوں نے باقاعدہ تدریس کا فریضہ بھی انجام دیا اور اس ذریعہ سے بھی اپنے نظریات کو پھیلانے میں مدد حاصل کی۔

چین میں اس وقت چاؤ خاندان کی حکمرانی تھی اور اپنی مضبوط اور قدیم روایات کی پاسداری کی وجہ سے حکمرانوں کے لیے یہ نئی سوچ قابل قبول نہ تھی۔ کیونکہ اس میں جہاں عوام کو ایک ضابطہ اخلاق کی پابندی کی تحریک تھی وہیں حکمرانوں کے لیے بھی اپنے آپ کو بطور مثال پیش کرنے کا فلسفہ اس کی بنیادیں تھیں۔

دیگر بنیادی تعلیمات بھی اپنے علاقے اور قوم کی ضرورتوں کے عین مطابق ایک بہترین لائحہ عمل تھا جس میں میاں بیوی کے حقوق، حاکم اور رعایا کے تعلقات اور بعض معاشرتی فرائض ادا کرنے کی ترغیب دلائی گئی تھی۔

کنفیوشس کے نظریات کو زیادہ پذیرائی اس وقت ملی جب آپ کی عمر تقریباً پچاس برس تھی اور پہلے آپ کو مجسٹریٹ اور بعد ازاں وزیر مقرر کیا گیا۔ ان عہدوں نے انہیں یہ موقع فراہم کیا کہ وہ باتیں اور ضابطہ اخلاق جن کی وہ بات کرتے ہیں انہیں قابل عمل ثابت کر سکیں۔ لیکن مجموعی طور پر چین بھر میں ان کے افکار اور نظریات ان کی وفات کے بعد پھیلے اور کنفیوشس کا دیا ہوا نظام دوسو سال کے لگ بھگ چین پر نافذ رہا۔ اور 221 قبل مسیح میں "چنی ان" خاندان کی حکمرانی کے آغاز کے ساتھ ہی کنفیوشس ازم کا زوال شروع ہوا اور بادشاہ وقت نے بھرپور کوشش کے ساتھ ان نظریات کو مٹانے اور عوامی زندگی پر کنفیوشس کے اثرات زائل کرنے کی زبردست جدوجہد کی حتیٰ کہ بادشاہ کے حکم سے کنفیوشس کے نظریات کا ذکر ممنوع قرار دیا گیا اور ان کی کتب کا ذخیرہ جلا دیا گیا۔

کنفیوشس اور ان کے نظریات سے متعلق جو کتب اس وقت موجود ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ان کے اپنے ہاتھ کے لکھی ہوئی نہیں بلکہ ان کے کسی پیروکار نے لکھی ہیں جو زمانی لحاظ سے ان سے زیادہ دور نہیں ہے۔

کنفیوشس ازم کے لیے یہ برے دن عارضی ثابت ہوئے اور بادشاہت کی تبدیلی کے ساتھ ہی ایک مرتبہ پھر آپ کے نظریات مقبول ہونا شروع ہوئے اور انہیں سرکاری سرپرستی حاصل ہوگئی۔ یہ کوئی 100 قبل مسیح کے قریب کی بات ہے جب چین پر "ہان" خاندان حکمران تھا۔ چین میں علمی اور ادبی اصلاحات کے دور کا آغاز ہوا اور ملازمین کے لیے ملازمت کے حصول کے لیے بعض امتحانات مقرر کئے گئے جن کے نصاب کے طور پر کنفیوشس کی کتب بھی مستند مانی گئیں اور یوں یہ جڑیں چین میں پیوست ہونا شروع ہوگئیں۔ اور ان کی اہمیت میں اضافہ ہوا اور نوجوان چینی نسل اس کے عمیق مطالعہ کو اپنی ضرورت سمجھنے لگی۔ اور کنفیوشس کے نظریات نے چین کو علمی دنیا میں عظیم مقام دیا اور کئی صدیاں چین علم کا گہوارہ رہا اور یقیناً اسی وجہ سے علم کو چین سے منسوب کر کے اس کی مثالیں دی جاتی تھیں۔

کنفیوشس ازم جہاں عوام میں مقبول ہوا وہیں اسے سرکاری فلسفہ کا درجہ بھی حاصل ہو گیا اور پھر آئندہ آنے والی انیس (19) صدیاں چین میں کنفیوشس ازم کی صدیاں کہی جا سکتی ہیں کیونکہ 100 قبل مسیح سے 1900ء تک یہ نظام سوائے چند وقفوں کے چین پر حاوی رہا۔

کنفیوشس کی کامیابی اور مقبولیت کی درج ذیل وجوہات پر دانشوروں نے قلم اٹھاتے ہوئے بعض خصوصیات کا ذکر کیا ہے کہ یہ کیوں اس قدر مؤثر ثابت ہوئیں۔

☆ کنفیوشس کا اخلاص اور باکردار وجود

☆ عمل پسندی۔ (صرف فلسفہ نہیں)

☆ چینی عوام سے اس نے اپنے بنیادی اعتقادات کو بدلنے کا نہیں کہا بلکہ انہی کی معاشرتی خوبیوں کو ان کے سامنے پیش کیا اور کامیابی حاصل کی۔

☆ افرادی کی ذمہ داریوں اور انفرادی اصلاح پر زور دیا گیا جس سے ایک پرامن معاشرہ تشکیل دینے میں مدد ملی۔

کنفیوشس کے نظریات نے جہاں مستحکم روایات چین کو دیں، وہیں داخلی امن، آسودگی اور رعایا کے حکومت کے ساتھ خوشگوار تعلقات بھی اس ملک کے لیے ایک تحفہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور دو ہزار سالہ چینی کنفیوشس ازم کی تاریخ اور اس کی کامیابی اس بات کے گواہ ہیں۔ چین کے ساتھ ساتھ ابتدائی صدیوں میں جاپان اور کوریا کی تہذیب پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے اور وہ بھی ان افکار سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

اس موضوع پر مزید مطالعہ کے لیے درج ذیل کتب سے مدد لی جا سکتی ہے۔

☆ Sources of Chinese Tradition. Vol. 1.By William Theodore de Bary . New York: Columbia University Press, 1960.

☆ Confucius. The Analects of Confucius. Trans. Simon Leys. Norton, 1997. The central canonical text that has defined Chinese culture.

☆ Confucius: The Secular as Sacred.By Fingarette, Herbert. Harper & Row, 1972.

☆ Confucianism. Facts on File, 1993. Describes how the teachings of Confucius evolved from a social order to a religion. By Hoobler, Thomas,and Dorothy Hoobler.

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

غصہ کے اسباب اور علاج

غصہ کیا ہے؟

غصہ اخلاق کا ایک اہم حصہ ہے جبکہ اس کا استعمال برمحل ہو مگر بے موقع غصہ کا اظہار بدخلقی کہلاتا ہے۔ برمحل وقتی غصہ کے نتائج بھی بہت اچھے ہوتے ہیں جبکہ بے محل غصہ ورکے اعصاب، صحت بدن نفسیات سب کو متاثر کرتا ہے بلکہ اس کے اثرات اہل خاندان حلقہ احباب افراد معاشرہ پر بھی بہت گہرے اور بعض اوقات دیرپا بلکہ دائمی ہوتے ہیں بسا اوقات معمولی باتوں پر بے محل غصہ، نفرتوں عداوتوں خاندانی جدائیوں اور قتل وغارت پر منتج ہوتا ہے۔ بعض اوقات اچانک غصہ کولیسٹرول کو خطرناک حد تک بڑھا دیتا ہے جو ہارٹ اٹیک کا باعث بن سکتا ہے بلڈ پریشر متاثر ہو سکتا ہے عوارض قلب کے علاوہ ذہنی ونفسیاتی عوارض لاحق ہو سکتے ہیں، فعل ہضم بری طرح متاثر ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ غصہ کی ابتداء جنون اور دیوانگی سے ہوتی ہے اور اس کا انجام ندامت اور شرمندگی ہے۔ بعض اوقات غصہ اور اندھی جذباتیت جن کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے سے ایسے ایسے قدم اٹھ جاتے ہیں کہ انسان عمر بھر نادم و پشیمان رہتا ہے۔

اسباب ومحرکات

ہماری ذاتی وذوقی رائے کے مطابق غصہ کا سبب بعض کیڑے دود جمع دیدان Worms ہوتے ہیں جو انسانی ذہن میں سرایت کر جاتے ہیں ان کی جملہ اقسام پر بخوف طوالت احاطہ کرنا مشکل ہے لہٰذا ہم یہاں صرف چند ایک کا ذکر کرتے ہیں۔ انہیں اصطلاح میں دیدان الغضب یا غصہ کے کیڑے یا Worms of the rage کہا جاتا ہے۔ ان میں سے سب سے بڑے کیڑے کو دود الکبر یا تکبر کا کیڑا کہا جاتا ہے فرداً فرداً خود پسندی کا کیڑا، طاقت واختیار کے نشے کا کیڑا قوم ذات پات نسل وخاندان کی بڑائی کا کیڑا عہدے کا کیڑا تمول و مالداری کا کیڑا بطور خاص قابل ذکر ہیں مگر بنیادی طور پر سبھی کا تعلق ایک ہی خاندان اور نسل سے ہے۔ ہمارے دعویٰ کا عملی ثبوت جسے ہر شخص بچشم خود ملاحظہ کر سکتا ہے یہ ہے کہ جب ایک شخص کو خدا تعالیٰ صحت، دولت رتبہ وغیرہ میں سے کچھ عطا کرتا ہے تو انسان اپنی تنگ ظرفی کے باعث اسے سنبھال نہیں سکتا اور اس کے اندر کبر کا کیڑا جنم لیتا ہے اور جوں جوں یہ پر نکالتا ہے توں توں غصہ کے رنگ میں اس کے عملی مظاہر کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ دود الغضب (غصہ کا کیڑا) جہاں اپنے لئے سازگار ماحول پاتا ہے وہاں اسے عملی جامہ بھی پہناتا ہے۔ پس اکثر دیکھا گیا کہ خود سے کمزور، ماتحت غریب وناتواں نہتے لوگ اس کا من بھاتا کھاجا بن جاتے ہیں۔ جبکہ خود سے طاقت ور اور نہلے کو دہلا دکھانے والے لوگوں کے سامنے یہ مصلحت کوش کیڑا بالکل جامد وساکت حالت اختیار کر لیتا ہے گویا کہ بے جان شے ہے بلکہ بعض اوقات تو ان کے پاؤں کے نیچے مسلے جانے کے خوف سے جگہ تبدیل کر سکتا ہے۔ کمزور ماتحتوں پر اس کا اثر high percentage پر ظاہر ہوتا ہے اسی طرح عائلی زندگی میں بیوی اور نحیف بچوں پر بھی اس کے نتائج خاصے حوصلہ افزا رہتے ہیں چھوٹے بہن بھائیوں کمزور والدین غریب رشتہ داروں ہمسایوں پر بھی اس کے اثرات اتنے حوصلہ شکن نہیں ہوتے۔ اسی لئے عائلی زندگی کو ایک کسوٹی قرار دیتے ہوئے ہمارے آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل سے اچھا ہے اور میں تم سب سے اپنے اہل سے اچھا ہوں۔ ہم نے بنظر غور دیکھا وعمیق مشاہدہ کیا ہے اور اس کا اندازہ عام آدمی با آسانی لگا سکتا ہے کہ جونہی لوگ مالداری یا عہدہ داری میں قدم رکھتے ہیں اکثر وبیشتر دود الغضب بھی ساتھ ہی جنم لے لیتا ہے مگر ان کا یہ سارا کچھ جاتا رہے تو غضب کا کیڑا بھی کمزور ہوتے ہوتے بالآخر بغیر کسی کرم کش (Antibiotic) دوا کے از خود ہی مرجاتا ہے۔ غصہ عموماً ذی مقدرت و ذی مرتبت اشخاص کا شیوہ ہوتا ہے اور غضب کے کیڑوں کے لئے ایسے لوگ بہت زرخیز زمین ثابت ہوتے ہیں اور یہ کیڑے یہاں خوب اپنی جلوہ نمایاں دکھاتے ہیں۔ دوسری طرف غریب وناتواں لوگ عموماً غصہ (اور غرور وتکبر جو غصہ کا محرک بنتے ہیں) سے دور رہتے ہیں نتیجۃً غصہ کے کیڑوں کے لئے ایسے لوگ ناکارہ اور ناموزوں زمین ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن بعض کمزور ناتواں لوگ بھی بہت غصیلے واقع ہوتے ہیں اور اگر ان کو اپنا غصہ نکالنے کے لئے اپنے سے کمزور نہ ملیں تو وہ اپنے معصوم بچوں پہ یا بیوی پہ غصہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو سکے تو اپنے آپ پہ ہی غصہ نکالتے رہتے ہیں اور اندر ہی اندر کڑھتے رہتے ہیں جیسا کہ کسی نے کہا ہے کہ قہر درویش بر جان درویش! یہی وجہ ہے کہ گھریلو اور خاندانی ناچاکیاں جگہ جگہ ڈیرے جمائے رکھتی ہیں اور باہمی تعلقات نسل در نسل کشیدہ رہتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود نے کیا ہی خوبصورت حل تجویز کیا ہے کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو، باہمی جھگڑوں کے بارہ میں جماعت کو حکم یہ ہے کہ کبھی بھی ایک دوسرے سے نہ لڑو اور باہمی اختلافات ختم کرنے کے لئے جہاں تک ہو سکے اپنے حقوق چھوڑ دو کیونکہ دینے والا تو خدا ہے اور جب وہ دینے پہ آتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ بندے کی جھولی میں سما نہیں سکتا۔ لہٰذا غصہ سے بچنے کے لئے حکمت عملی اور احتیاط بہت ضروری ہے بر وقت درست قدم اٹھائے بغیر غصہ تندو تیز سیلاب کی طرح بہت زیادہ بربادیاں اور تباہیاں پھیلا سکتا ہے اور یوں بے مہار اور بے لگام ہو جاتا ہے کہ تمام اخلاقی تقاضے بھول جاتا ہے۔ اس طور غصے کا فلسفہ بہت گہرا اور پیچیدہ ہے مگر سمجھنے والوں کے لئے بہت سادہ اور دلچسپ۔

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

غصہ کے برمحل اظہار و استعمال کے موقع پر اپنے خیالات میں مصلحت کوشی سے کام لے کر چشم پوشی اور خاموشی اختیار کرنا اتنا ہی بڑا گناہ ہے جتنا کہ غصہ کا بے جا استعمال۔ ایسے موقعوں پر مناسب غصے اور ناراضگی کا اظہار نیکی اور حسن خلق ہے مگر بے جا استعمال بدخلقی اور گناہ کا باعث۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ان کی طبیعت میں بہت غصہ ہے یہ محض حیلہ سازی ہے۔ ان کی خدمت میں چند سوالات پیش ہیں۔ ان کے غصے کی ہسٹری کیا ہے؟ کیا خدا نے جب سے انہیں اپنے مزید فضل (مالی اور دیگر عہدہ داری) سے نوازا ہے انہیں کمزوروں پہ بے محل غصہ آنا اور اظہار کرنا پہلے سے بڑھ گیا ہے یا کم ہوا ہے؟ جہاں مالی یا کسی اور مفاد کی امید ہو وہاں غصہ کیوں کم آتا ہے۔ بہ نسبت جہاں کوئی مفاد وابستہ نہ ہو؟ کیا انہیں اپنے سے طاقتور پر بھی بعینہٖ اُسی طرح غصہ آتا ہے اور اظہار کرتے ہیں جس طرح اپنے سے کمزوروں پر؟ کیا انہوں نے کبھی سوچا ہے کہ غصہ اور غصے میں ہونے والی حرکات قابل مواخذہ گناہ ہیں اور توبہ واستغفار کرنا اور اس قبیح عادت کو ہر ممکن جلد چھوڑنا از بس ضروری ہے؟ غصے کی وہ اقسام جو بیماری میں داخل ہیں۔ اوپر ہم نے غصے کی جن اقسام کا ذکر کیا ہے وہ نہ تو بیماری ہیں اور نہ کسی بیماری کا نتیجہ۔ اس ذیل میں ہم غصے کی ان اقسام کا ذکر کرتے ہیں جو بیماری میں داخل ہیں اور قابل علاج ہیں۔ (1) کسی بھی لمبی بیماری کے باعث طبیعت کا چڑچڑا پن۔ (2) ہائی بلڈ پریشر (3) ذہنی نفسیاتی بیماریاں مثلاً ذہنی دباؤ کھچاؤ، بے چینی، احساس کمتری، احساس محرومی، معاشی ومعاشرتی مسائل ودیگر ذہنی پریشانیاں وغیرہ۔ بعض محرک ادویات غذائیں و مشروبات زیادہ استعمال کرنے کے نتیجہ میں غصہ بڑھ جاتا ہے۔ گرم غذائیں، گرم مصالحہ جات، گوشت، انڈوں وغیرہ کا کثرت استعمال شراب نوشی کوک، کافی کا بکثرت استعمال وغیرہ بھی غصے کو بڑھا دیتے ہیں۔

غصے کا عمومی علاج

ذہنی حالت اور خیالات میں تبدیلی لانے سے، دوران غصہ خیالات میں تبدیلی پیدا کرنے کے لئے درج ذیل ہدایات پہ عمل کریں۔ اس ہدایت کو یاد رکھیں کہ (1) اصل مومن وہ ہیں جو غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرتے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (2) لاحول اور استغفار پڑھنا شروع کر دیں۔ (3) کھڑے ہوں تو بیٹھ جائیں، بیٹھے ہوں تو لیٹ جائیں، جس جگہ ہوں اس کو وقتی طور پہ چھوڑ کر باہر اور جگہ چلے جائیں۔ (4) پانی پئیں۔ (5) یہ ارشاد نبوی ﷺ یاد کریں اور ذہن میں دھرائیں کہ پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑتا ہے بلکہ وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو پا لیتا ہے۔ (6) عفو کی عادت کو اپنائیں اور کینہ پروری کی عادت کو ترک کر دیں اس سے غصہ کم ہو جاتا ہے۔ (7) اگر نیند نہ پوری ہوئی ہو تو بھی غصہ آتا ہے لہٰذا ہمیشہ نیند پوری کریں اور طبیعت میں سکون پیدا کریں۔ (8) گرم محرک غذاؤں سے پرہیز کے علاوہ گرم جوشیلے، بھڑکیلے اور ناعاقبت اندیش دوستوں کی صحبت سے دور رہیں۔ (9) دوران غصہ ہر ممکن نرم الفاظ کا استعمال یا خاموشی اختیار کریں۔

ادویاتی علاج

ڈاکٹر کے مشورہ سے موڈ کو خوشگوار بنانے والی ادویات (Tranquillizers) استعمال کریں۔ خشک دھنیا 500 گرام گرائینڈر میں پیس کر ہم وزن چینی ملا کر ایک چمچ صبح دوپہر شام پانی کے ساتھ لیں۔ خوراک بلحاظ موسم، مزاج وطبیعت کم زیادہ کی جا سکتی ہے۔ خشک املی و آلو بخارے کا پانی چینی ڈال کر مزاج طبیعت اور موسم کے لحاظ سے استعمال کریں۔ یہ مزاج اور طبیعت کو خوشگوار رکھنے میں بے حد مفید ہیں۔

ہومیو علاج: Chamomilla 1000 ہفتہ میں ایک بار چند ہفتے تک استعمال کریں۔ بفضل خدا بعض لوگوں نے اس دوا سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

اس ضمن میں ہم حضرت شیخ سعدیؒ کی ایک فارسی نظم کا مفہوم اپنے الفاظ میں پیش کر کے اس مضمون کو سمیٹتے ہیں۔ ملنساری عاجزی انکساری (غصہ سے دوری) طاقتوروں کے لئے بہت بڑی نیکی ہے جبکہ کمزور شخص کی مجبوری ہے۔ (بہرحال ہر طاقتور وکمزور جو خدا کی خاطر عاجزی اختیار کرے گا وہ خدا سے یہ نوید ضرور پائے گا کہ تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں)۔ طاقتور مگر عقلمند لوگ پھل دار شاخ کی طرح جھکے رہتے ہیں نہ ان میں اکڑ ہوتی ہے (نہ بے جا قسم کا غصہ)۔ ایک صاحب فراست آدمی کی طبیعت میں بے جا قسم کا غیض وغضب نہیں ہوتا۔ بے جا غصہ کے موقعوں پہ خود کو قابو میں رکھنا ہی اصل کمال ہے اور یہی باکمال لوگوں کا شیوہ ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پہ آپے

باقی صفحہ 6 پر

سعید فطرت صاحب

شجرکاری کے مختلف پہلو

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ہمارے ملک میں شجرکاری 15 جولائی سے لے کر 15 /اگست تک زوروں پر ہوتی ہے۔ نہ صرف حکومت مختلف موقعوں پر درخت لگانے پر زور دیتی رہتی ہے۔ بلکہ ہماری جماعت اور ذیلی تنظیمیں بھی پودے لگانے کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے ہر سطح پر کوشش کرتی رہتی ہیں۔ درختوں کی اہمیت وافادیت کا کسی بھی صورت میں انکار ممکن نہیں شاید یہی وجہ ہے کہ عالمی اداروں نے بھی درخت کاٹنا جرم قرار دیا ہے۔ ہاں مگر اس صورت میں جرم نہیں کہ اگر آپ ایک درخت کاٹتے ہیں مگر اس کی جگہ دو درخت لگا دیتے ہیں۔ اسی بات کو مختلف ایڈورٹائزنگ کمپنیاں بھی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق عوام میں مقبولیت دینے کے لئے دلکش انداز میں پیش کرتی ہیں ہمارے ہاں کچھ پودے تو قدرتی طور پر اگتے ہیں جب کہ کچھ پودوں کو ہم مصنوعی طور پر مختلف طریقوں سے اگاتے ہیں نرسریوں میں یہ طریقہ کار بہت اعلیٰ سطح پر مروج ہے۔

قدرتی طور پر اگنے والے پودے

قدرتی طور پر اگنے والے پودوں کے بیج پکے ہوئے پھل کی صورت میں خود بخود زمین پر گرتے ہیں رفتہ رفتہ یہ پھل تو گل سڑ کر زمین میں حل ہو جاتے ہیں مگر ان پھلوں کے بیج جو زمین میں ملے ہوئے ہوتے ہیں مناسب وقت پر پانی مل جانے یا بارش ہونے سے پودوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

جانوروں اور پرندوں کے ذریعہ

دوسرا طریقہ افزائش جانوروں اور پرندوں کے ذریعہ عمل میں آتا ہے۔ جب جانور اور پرندے پکے ہوئے پھل کھاتے ہیں تو ان پھلوں کے بیج ان کے فضلہ کے ذریعہ باہر آ جاتے ہیں جہاں وہ فضلہ کے ساتھ زمین پر پڑے رہتے ہیں جونہی فضلہ زمین میں ہضم ہو کر جزو زمین بن جاتا ہے تو وہی بیج جن پر تھوڑی سی مٹی کی تہہ چڑھ جاتی ہے پانی ملتے ہی یا بارش ہوتے ہی ننھے ننھے پودوں کی شکل میں اگ آتے ہیں۔

آندھی کے ذریعہ

تیسرا قدرتی طریقہ آندھی کے ذریعہ عمل میں آتا ہے حالانکہ ان تینوں طریقوں میں اگنے زمین میں گلنے سڑنے مناسب وقت پر پانی ملنے کا عمل قدر مشترک کے طور پر ہے جب آندھی چلتی ہے تو پکے ہوئے پھلوں کو اپنے ساتھ اڑا کر لے جاتی ہے اور آندھی کے ذریعہ ہی کھجور جیسے درخت پر عمل تولید کا آغاز ہوتا ہے اور تبھی کھجور پھل پیدا کرنے کے قابل ہوتی ہے۔ ورنہ کھجور کا پھل حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ نر کھجور اور مادہ کھجور ایک ہی جگہ ہوں۔

آندھی کے ذریعہ گرنے والے پھلوں کے بیج بھی زمین میں پڑتے رہتے ہیں اور برسات کا موسم آتے ہی وہ تمام بکھرے ہوئے بیج پودوں کی شکل میں نظر آنے لگتے ہیں۔

مصنوعی طریق کار

مصنوعی طریقوں سے پکے ہوئے پھلوں کے صحت مند اور جاندار بیج گوڈی سے نرم کی ہوئی زمین میں گوبر کی کھاد کے ساتھ زمین میں ملا دئے جاتے ہیں اور تین چار دفعہ مسلسل پانی دینے سے یہ بیج پودوں کی نرم نرم اور کمزور پتیوں کی فصل کی صورت میں دکھائی دیتے ہیں لیکن فصل تیار کرنے کی صورت میں محنت کا مسلسل عمل درکار رہے جو وقت پر پانی اور وقفہ سے روڑی اور کھاد وغیرہ پر مشتمل ہے۔

قلم کے ذریعہ پودا لگانا

مصنوعی طریقوں میں دوسرا طریقہ قلم کے ذریعے پودے لگانے کا ہے۔ تین سے چار انچ موٹی قلم دونوں طرف سے صفائی سے کاٹ کر اس کا ایک سرا تقریباً آدھے فٹ سے ایک فٹ تک زمین میں دبا دیا جاتا ہے لیکن خیال یہ رکھنا چاہئے کہ اس قلم کے چاروں طرف آنکھیں ہوں جن میں پنگارا نکالنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ بغیر آنکھوں کے لگائی ہوئی قلم سوکھ جاتی ہے۔ یہ بھی کوشش ہونی چاہئے کہ لگائی جانے والی قلم کا قد پانچ فٹ سے اوپر اوپر ہو۔ تا کہ پودا جلدی تیار ہو۔ لیکن واضح رہے اس عمل کے لیے زمین کو نرم کرنا از حد ضروری ہے جن درختوں کی قلمیں لگائی جاسکتی ہیں ان میں شیشم۔ پاپولر، سنبل سوانجنا وغیرہ زیادہ قابل ذکر ہیں۔

ایک اور طریقہ

ایک اور طریقہ بھی جو ہمارے ہاں بڑا مشہور ہے۔ اور تقریباً سب سے زیادہ کامیاب بھی ہے وہ یہ ہے کہ پہلے سے اگے ہوئے پودوں کو جڑ سے اکھاڑ لیا جاتا ہے۔ مگر اچھی پیداوار کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ اس کا قد تین فٹ سے زیادہ نہ ہو۔ مگر تین فٹ سے زیادہ کا بھی جڑ سے اکھڑا ہوا کچھ دشواری کے ساتھ پتے نکال لیتا ہے۔ جس زمین سے یہ پودے حاصل کرنے ہوں وہاں ضروری ہے۔ کہ یا تو خوب پانی دیا گیا ہو یا پھر مسلسل بارشوں سے وہ زمین اس قدر نرم ہو گئی ہو کہ پودا نکالتے وقت پودے کی مرکزی جڑ ٹوٹنے سے بچ جائے۔ ورنہ پودا پتے نکالنے میں نخرے کرے گا۔ اور جہاں لگانا ہو۔ وہاں بھی ضروری ہے کہ زمین کو اچھی طریقے سے سیراب کیا گیا ہو ایسے پودے کو زمین میں جڑوں کے علاوہ تنے کا کچھ حصہ دبانا بھی ضروری ہوتا ہے۔ ابتدائی پانیوں میں اگر نہر کا پانی ہو تو بہتر ہوگا۔ نلکا کا پانی صرف اس صورت میں ٹھیک رہے گا کہ پودے کی جڑوں والی مٹی میں بھل یا ریت شامل کر لی جائے تا کہ پودے کو جڑ نکالنے میں آسانی پیدا ہو۔ اور پودا جلدی دوبارہ اپنی جڑوں کے ذریعے قائم ہو جائے۔ ایسے پودوں میں شیشم۔ بکین اور شہتوت زیادہ قابل ذکر ہیں۔

گاچ کرنے کے ذریعہ پودا لگانے کا طریقہ بھی ہمارے ہاں بہت مقبول ہے۔ لیکن گاچ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ کہ گاچ کی لمبائی پودے کے قد کے برابر بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ ہو۔ تا کہ پودے کی جڑیں محفوظ رہیں اور نئی زمین میں انہیں اجنبیت کا احساس نہ ہو۔ اور پودا پرانے پتے سوکھائے بغیر نئے پتے نکالنے شروع کر دے۔ پودوں کی اچھی افزائش کے لئے گوبر کی کھاد سے بڑھ کر کوئی کھاد نہیں لیکن اس میں پودے کی عمر اور جسامت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ورنہ کھاد کی زیادہ مقدار پودے کے لئے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔

تجارتی پیمانے پر درخت لگانا

اگر آپ تجارتی پیمانے پر درخت اگانا چاہتے ہوں تو کیکر، پاپولر، سمبل، سفیدا اور شیشم کے درخت زیادہ منافع بخش ہیں اگر چہ نرسری بھی تجارت کا بہت بڑا ادارہ ہے۔

مگر اس کے لئے وسیع پیمانے پر روپیہ اور جگہ درکار ہے۔ اگر آپ صرف سایہ کیلئے گھر میں درخت لگاتے ہیں تو پھر بکین، سکھ چین اور شہتوت وغیرہ کا خیال بھی ذہن میں لاتے رہیں خصوصاً ربوہ کے رہائشی گھروں میں تین پھلدار پودے ضرور لگائیں۔

اب یہ بات تجربے میں آ چکی ہے کہ تجارتی غرض کے لئے ایکڑ کے چاروں طرف پانچ فٹ کے فاصلہ سے اگر سفیدے اور کیکر کے درخت لگا دیئے جائیں اور پھر ان کی مناسب دیکھ بھال اور حفاظت کی جائے گو وہ درخت پانچ سال سے سات سال تک فی ایکڑ پیداوار سے بھی زیادہ ہو جاتے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ یہ پودے خود پیدا کرنے کی بجائے نرسری سے اگے اگائے صحت مند لائیے۔ اس سلسلے میں نرسری والے بہترین ہدایات بھی دیتے ہیں۔ اگر پودے خود تیار کرنے ہوں تو ایک بیج بونے کی بجائے پانچ سے چھ بیج تک بوئیں تا کہ اگر کوئی بیج ضائع بھی ہو جائے تو دوسروں سے پودے اگ سکیں اور ان کے بعد ایک دو مراحل میں سب کو نکال کر ضائع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ دو رہنے دیں۔ اور پانچ سال کے بعد وہ درخت بیچنے سے پہلے درمیانی خالی جگہوں پر نئے پودے لگا دیں۔ اور اگر پاپولر اور سنبل کے درخت لگانے ہوں تو کھال کے ساتھ والے بنے پر لگائیں ایک اور ضروری بات کہ ان درختوں کے بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے تنوں کو پانچ فٹ تک صاف کر کے رکھیں تا کہ زمین کی پیداوار ان کے سایہ سے متاثر نہ ہو۔

اس بات کا بھی خیال رہے کہ شجرکاری خواہ گھریلو ہو یا کمرشل برسات کے موسم میں ہی مکمل کر لینی چاہئے۔

پیوند لگانے کا طریقہ

پیوند لگانے کا بھی ایک طریقہ ہے جو پہلے سے موجود پودے کی نسل تبدیل کرنے کے لئے رائج ہے جس سے نسل کی پیوند کرنی ہو ضروری ہے کہ وہ قلم انتہائی اعلیٰ نسل کی ہو۔ کیونکہ اعلیٰ نسل کی قلم میں اگنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ قلم کو اچھی طرح تیز چاقو سے تراش لیا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ اس ٹہنی کو بھی جس کے ساتھ آپ نے قلم پیوست کرنی ہوتی ہے۔ اس کے بعد ان دونوں کو باہم ملا کر پلاسٹک کے کاغذ کے ساتھ اچھی طرح لپیٹ دیا جاتا ہے اور پھر دھاگے یا رسی کے ساتھ اچھی طرح مضبوطی سے باندھ دیا جاتا ہے۔ اگر قلم ٹھیک لگی ہو تو پندرہ سے بیس دن کے اندر پتے نکالنے شروع کر دیتی ہے۔ آم شہتوت بیری اور نوکدار آڑو کے درختوں کو پیوند کیا جا سکتا ہے۔ ان سب مراحل کے بعد پودے اگ تو جائیں گے ہی لیکن ان کی حفاظت باقی رہے گی اگر آپ ان کی حفاظت اور پرورش میں کوتاہی کریں گے تو آپ کی محنت ضائع بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن یاد رکھیں ہر کام سے آغاز سے پہلے دعا ضرور کریں۔

(بقیہ صفحہ 4)

سے باہر ہو جانے والے لوگ چھوٹے اور کم ظرف ہوتے ہیں۔ بڑے وہی ہیں جن کا ظرف (حوصلہ) بڑا ہے۔ غصہ کے تناظر میں حضرت شیخ سعدیؒ کے مندرجہ بالا ارشادات کے علاوہ ایک حتمی بات یاد رکھنے والی یہ ہے کہ افراد معاشرہ فطری طور پہ مختلف صلاحیتیں اور آراوالی طبائع لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ عموماً غصہ اختلاف رائے کی عدم برداشت کا دوسرا نام ہوتا ہے پھر دانستہ یا نادانستہ غلطی کا سرزد ہو جانا آدمی کی فطری کمزوری ہے ایسی تمام صورتوں میں اگر بیجا اور غضب کی حد تک غصہ میں آ جانے والے لوگ یہ سوچ لیں کہ یہی غلطی ہم سے بھی ہوسکتی ہے تو صورت حال بدل سکتی ہے۔ برمحل اور اعتدال میں رہ کر مثبت غصہ کا اظہار تو نہ صرف ضروری بلکہ لازمی ہونا چاہئے۔ منفی غصہ کی روک تھام کے لئے اگر ہم محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے اصول کو اپنی عملی زندگیوں میں اپنا لیں تو بے جا غصہ کا قلع قمع کیا جا سکتا ہے اور معاشرہ میں تلخیوں کی جگہ خوشیاں راج کرنے لگیں گی۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 48208 میں محمد وجیہہ الرحمٰن

ولد ملک محمد حبیب الرحمٰن قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہالینڈ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-2-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1250 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد وجیہہ الرحمٰن گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد محمود وصیت نمبر 28105 گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد وڑائچ وصیت نمبر 26276

مسل نمبر 48209 میں امتہ الشکور خان

زوجہ عبدالحق رحمٰن میر قوم خان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 10 تولہ اندازاً مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/158 یورو ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الشکور خان گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمٰن ہالینڈ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد محمود وصیت نمبر 28105

مسل نمبر 48210 میں فرید احمد خالد

ولد فضل کریم قمر قوم کھرل پیشہ کاروبار عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہالینڈ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ سامان تجارت مالیتی -/5000 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1200 یورو ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فرید احمد خالد گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد وڑائچ وصیت نمبر 28276 گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد محمود وصیت نمبر 28105

مسل نمبر 48211 میں کوثر پروین

زوجہ محمد وجیہہ الرحمٰن قوم راجپوت ڈار پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہالینڈ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور مالیتی -/165000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/1500 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ کوثر پروین گواہ شد نمبر 1 محمد وجیہہ الرحمٰن خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد محمود وصیت نمبر 28105

مسل نمبر 48212 میں سیدہ زونوبیہ عفت

بنت سید محمد عبداللہ مربی سلسلہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سپین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سیدہ زونوبیہ عفت گواہ شد نمبر 1 سید محمد عبداللہ والد موصیہ وصیت نمبر 25716 گواہ شد نمبر 2 ملک طارق محمود مربی سلسلہ سپین

مسل نمبر 48213 میں عمار ذیشان لون

ولد عبدالحلیم لون قوم لون پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنمارک بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 12-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 ڈینش کرونر ماہوار بصورت پارٹ ٹائم ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمار ذیشان لون گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد وصیت نمبر 16040 گواہ شد نمبر 2 عبدالحلیم لون والد موصی

مسل نمبر 48214 میں منصور احمد داؤد

ولد داؤد احمد قوم کھرل پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوپن ہیگن ڈنمارک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بینک بیلنس -/25000 کرونر ڈینش۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 کرونر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منصور احمد داؤد گواہ شد نمبر 1 محمد عرفان گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد رائے والد موصی

مسل نمبر 48215 میں

Shaista Iffetbasit Yilmaz

w/o Mustafa Yilmaz

پیشہ طالب علم / پارٹ ٹائم جاب عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-1-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 40 تولے مالیتی -/40000 کرونر نارویجین۔ 2۔ نقرئی سیٹ 5 تولے مالیتی -/1000 کرونر نارویجین۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند -/100000 کرونر نارویجین۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2900 کرونر نارویجین ماہوار بصورت پارٹ ٹائم ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Shaista Iffet Basit Yilmaz گواہ شد نمبر 1 خالد محمود ملک وصیت نمبر 30599 گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ناروے

ڈپلومہ ہولڈرز متوجہ ہوں

☆ ربوہ میں رہائش رکھنے والے ایسے مرد و خواتین جن کے پاس سپیشل ایجوکیشن کی ڈگری/ڈپلومہ ہے اور اس میدان میں کچھ کام کرنے کا تجربہ رکھتے ہیں اور کسی ادارہ سے وابستہ نہیں ہیں وہ نظارت تعلیم سے رابطہ فرمائیں۔

نظارت تعلیم کا ٹیلی فون نمبر 047-6212473 ہے۔

(ناظر تعلیم)

خبریں

بغداد میں پاکستانی سفیر پر حملہ: بغداد میں نامعلوم افراد نے پاکستانی سفیر پر قاتلانہ حملہ کیا تاہم وہ محفوظ رہے۔ جنگجوؤں نے بحرین کے سفیر کو اغوا کرنے کی کوشش میں انہیں شدید زخمی کر دیا۔

ایودھیا رام مندر کمپلیکس پر جھڑپ: بھارتی ریاست اتر پردیش میں ایودھیا کے مقام پر بابری مسجد اور رام مندر کمپلیکس کے متنازع احاطے پر 6 مسلح افراد نے دھاوا بول دیا تمام حملہ آور ہلاک کر دیئے گئے۔ انتہا پسندوں نے ملک گیر ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے۔

سیلاب کی تباہ کاریاں: پنجاب کے بیشتر علاقوں میں سیلاب کی تباہ کاریوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ تونسہ بیراج پر پانی کا اخراج ساڑھے چھ لاکھ کیوسک سے بڑھ جانے سے ڈیرہ غازی خان، مظفرگڑھ، لیہ اور کوٹ ادو کے بیسیوں دیہات زیر آب آ گئے۔ سیلابی پانی دریائے سندھ کے کنارے آباد بیس ہزار جھونپڑیوں میں داخل ہو گیا ہے۔ لیہ میں سیلابی پانی سے حفاظتی بند میں 200 فٹ چوڑا شگاف پڑ گیا ہے۔

اشیاء صرف کی قیمتوں میں اضافہ: بجٹ 2005ء کے بعد اشیاء خورونوش اور دیگر اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ 20 سے 35 فیصد ہو گیا ہے۔ جبکہ سبزیوں، پھلوں اور مرغی کے گوشت کی قیمتیں 15 سے 25 فیصد بڑھ گئی ہیں۔ اسی طرح آٹے کے 20 کلو کے تھیلے میں 13 روپے، چینی 3 روپے، دال چنا 5 روپے اور چاول کی قیمت میں 4 روپے اضافہ ہوا۔ سیمنٹ کی بوری کی قیمت میں 35 روپے اضافہ ہوا ہے۔

عراق میں گرینڈ آپریشن: عراق میں گرینڈ آپریشن کر کے 100 جنگجوؤں کو گرفتار کر لیا گیا۔ کار بم دھماکہ میں 4 خواتین سمیت 7 افراد ہلاک ہو گئے۔

بین الاقوامی مالیاتی ادارہ اس ادارہ کا مقصد عالمی بینک کے مقاصد سے بھی زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ یعنی سرمایہ کو خطرہ میں ڈال کر حکومتی ضمانت کے بغیر نجی اداروں کو سرمایہ فراہم کرتا ہے تاکہ پیداوار میں اضافہ ہو۔ اس کا صدر دفتر واشنگٹن ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 6 جولائی 2005ء	
طلوع فجر	3:27
طلوع آفتاب	5:06
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:20

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/60 روپے بڑی -/240 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎ 04524-212434 Fax:213966

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
لکی میڈیکل سٹور
فون: 211956
یادگار روڈ ربوہ
Life Saving Drugs رینٹ اے کار
موبائل کارڈ، کالنگ کارڈ، نیٹ کارڈ، فیکس سروس

Govt. LIC No. 3111 LHR
تمام انٹرنیشنل/ڈومیسٹک ٹکٹوں پر خصوصی رعایت
لندن، جرمنی، کینیڈا اور امریکہ کے لئے سپیشل پیکج
احمد الفضل ٹریولز
فون: 042-5752796, 5875375, 5875289
فیکس: 042-5750480 موبائل: 0300-8481781
Email: ahmadalfazal@hotmail.com

C.P.L 29 FD